

بائبل اور قرآن کی روشنی میں قوانین قصاص و دیت کا تقابلی جائزہ

A Comparative Study of Laws Regarding Qisas and Diyat Under Holy Quran & Bible

Dr. Sadna Zeb*

Ayesha Jadoon**

Dr. Oumar Saleem***

Abstract

There is no religion or act of law in the world, wherein, there is no worth of human life and killing of human beings is not considered a crime. In the Holy Quran the rules for Qisas (an equal retributory punishment as inflicted) and Diyat (paying the legal heirs compensation for the life lost or badly injury inflicted) are clearly rejected, also, there are practical examples present in seerat-un-nabi (life of prophet Muhammad pbuh) for guidance. Similarly, Bible has also pondered on the same issue but among all religions, Islam has given more prestige and value to human life. The topic under discussion, "Comparative study of rules regarding Qisas and Diyat in the light of Quran and Bible" will present a comparative study of the values and regulations pertaining to Qisas and Diyat, in the light of Quran and Bible.

Keywords: Qisaas, Diyat, Comparative, Quran, Bible

مقدمہ

قرآن اور انسانی جان کی حرمت:

دنیا کا کوئی مذہب اور قانون ایسا نہیں ہے جس میں انسانی جان کا احترام نہ کیا گیا ہو۔ اور ناحق کسی شخص کی جان ضائع کرنا جرم عظیم نہ ہو۔ جس طرح قرآن کریم میں قصاص و دیت کے احکامات موجود ہیں اور سیرت نبویہ ﷺ سے اس کی عملی مثالیں ملتی ہیں۔ اسی طرح بائبل میں بھی اس کے حوالے سے کافی احکامات موجود ہیں۔ لیکن تمام مذاہب اور تمام قوانین سے بڑھ کر اسلام نے انسانی جان کو قابل احترام قرار دیا ہے۔ اور قابل غور بات یہ ہے کہ دنیا میں بسنے والے ہر انسان کی جان کو قابل احترام اور قابل حفاظت قرار دیا ہے۔ اس میں اس بات کی قید نہیں لگائی کہ وہ مسلم ہو۔ نسل انسانی کا کوئی بھی فرد ہو اس کی جان اور زندگی کی حفاظت کرنا حکومت اور معاشرہ کی بنیادی ذمہ داری ہے۔

قرآن کریم کی گیارہ آیات میں حرمت قتل اور قصاص کا ذکر ہے۔ اور پوری وضاحت کے ساتھ ہیں اس میں کوئی اجمال و ابہام نہیں¹۔

اور کسی فرد مومن کے ناحق قتل کی اللہ تعالیٰ نے تین شدید ترین سزائیں مقرر کیں۔ (ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جہنم خالدًا

* Lecturer, Centre for Arabic and Islamic Studies, Women University, Sowabi.

Email: sadnazeb@gmail.com

** Lecturer, Department of Islamic Studies, NUML University Islamabad.

E-mail: a_jadoon82@yahoo.com

*** Assistant Professor, Department of Islamic Studies, NUML University Islamabad.

Email: oumarsaleem@yahoo.com

فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنه وأعد له عذابا عظیما)

1: خلود فی جہنم

2: استحقاق غضب اور لعنت

3: وہ عذاب شدید جو کافروں اور منکروں کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

فقہ اسلامی کی روشنی میں اقسام قتل:

فصل قتل:

1: قتل عمد

2: قتل شبہ عمد

3: قتل خطاء

4: قتل قائم مقام خطاء

5: قتل بالسبب

ان پانچ قسموں سے مراد قتل کی وہ قسمیں ہیں جن میں تادان لازم آتا ہے۔ (خواہ قصاص کی صورت میں ہو یا دیت اور کفارہ کی) ورنہ تو قتل کی بہت سی صورتیں ہیں، جیسے زنا میں سنگسار کرنا، کافروں کو دوران جنگ مارنا، مرتد کو قتل کرنا، قتل کے بدلے قتل، ڈاکوؤں کو پھانسی دینا²۔ "قتل" یا عمل کے ذریعے واقع ہوگا، یا سبب کے ذریعے، عمل کے ذریعے جو قتل واقع ہوگا، اس میں قاتل کا مقصد مارنا ہوگا، یا نہ ہوگا۔ اور جو قتل کے ارادے سے ہوگا اگر اس میں ہتھیار یا مثل ہتھیار کے کوئی چیز استعمال کی گئی تو وہ "قتل عمد" ہے۔ اگر ہتھیار یا مثل ہتھیار کے کوئی چیز استعمال نہیں کی گئی تو وہ "شبہ عمد" ہے۔ اور جس صورت میں قاتل کا مقصد مارنا نہیں ہے تو: اگر فعل کا ارادہ کیا ہے تو یہ "قتل خطاء" ہے۔ اور اگر قتل اس طریقہ پر واقع ہو کہ کوئی واقعہ یا عمل ایسا کرے کہ وہ کسی کی ہلاکت کا سبب (اور ذریعہ) بن جائے تو یہ قتل تسبیب کہلائے گا۔

قتل عمد:

وہ قتل جو قصد اور ارادہ کسی ہتھیار، دھاردار چیز، یا مثلاً آگ کا جلنا، بجلی کی کرنٹ اور زہر سے ہلاک کرنا، کی وجہ سے کیا جائے "قتل عمد" کہلاتا ہے³۔

قتل عمد کے نتائج:

(ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنه وأعد له عذابا عظیما⁴) "اور جو کوئی دانستہ کسی مومن کو قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اللہ کے غصے کا حقدار ہوگا اور لعنت کا مستحق اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کرے گا"۔

اور (کتب علیکم القصاص فی القتلۃ⁵) "قتل کے معاملے میں تم پر قصاص لازم کیا گیا ہے۔"

احکام:

- 1: قاتل اگر مقتول کے ورثاء میں سے ہے تو مقتول کی میراث سے محروم ہو جاتا ہے۔
- 2: صرف اس صورت میں قصاص نہیں جب مقتول کے ورثاء کسی اور چیز پر مصالحت کر لیں⁶۔

قتل شبہ عمد:

قصد و ارادہ کے ساتھ ایسی چیز سے مارے جو ہتھیار نہیں ہے، اور نہ ہی وہ چیز قائم مقام ہتھیار کے ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایسی معمولی چیزوں کی ضرب سے جس سے عام طور پر آدمی مرتا نہیں قتل شبہ عمد ہے۔ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے: "أَلَا إِنَّ قَتِيلَ خَطَا الْعَمْدِ قَتِيلَ السُّوْطِ وَالْعَصَا، وَفِيهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَرْبَعُونَ مِنْهَا فِي بَطُونِهَا أَوْلَادُهَا" وعن عمر رضي الله عنه: ثَلَاثُونَ حَقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذْعَةً، وَلَأَن دِيَةَ شَبِّهِ الْعَمْدِ أَغْلَظُ وَذَلِكَ فِيمَا قُلْنَا. وَلَهُمَا قَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "فِي نَفْسِ الْمُؤْمِنِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ"

ترجمہ: آگاہ ہو جاؤ کہ قتل شبہ عمد سے وہ شخص مقتول ہے جو کوڑے اور لاٹھی سے مقتول ہو، اور اس میں ایک سو اونٹ دیت ہے⁷۔

احکام:

- 1: قتل شبہ عمد کا فعل سخت گناہ ہے کیونکہ مارنا (نہ کہ قتل کرنا) اس کے ارادہ سے تھا۔
- 2: قاتل کی مددگار برادری پر دیت مغلطہ واجب ہوگی۔
- 3: میراث سے محروم ہو گا کیونکہ شبہ کا پیدا ہونا قصاص ساقط کرتا ہے نہ کہ میراث سے محرومی۔

قتل خطاء:

1: خطاء فی القصد

2: خطاء باعتبار فعل

خطاء فی القصد:

یعنی فاعل کے قصد و ارادہ میں خطاء اور غلطی واقع ہو جائے۔

I. یہ خیال کرتے ہوئے فائر کیا کہ وہ شکار ہے مگر اتفاق سے وہ آدمی نکلا۔

II. یا کسی شخص کو حربی کافر سمجھا لیکن وہ مسلمان تھا۔

تو یہ قصد و ارادہ میں خطاء تھی کہ اس نے غلط سمجھا۔

باعبار فعل:

- (1) کسی نے نشانہ پر تیر مارا لیکن وہ غلطی سے کسی آدمی پر لگ گیا۔
 - (2) لکڑی چیرنے کی خاطر کلہاڑا لکڑی پر مارا لیکن ہاتھ بہک جانے کی وجہ سے وہ کسی کے سر پر لگ گئی۔
- حکم:

قتل خطا کا موجب اور مقتضی کفارہ ہے۔ اور قاتل کی مددگار برادری پر دیت لازم ہوگی۔ (فتحیر رقبۃ مؤمنۃ⁸)
خطا چاہے قتل کے اعتبار سے ہو یا فعل کے اعتبار سے، قاتل کے ذمہ گناہ نہیں۔ لیکن دونوں صورتوں میں کفارہ لازم ہوگا۔ اور مقتول کی میراث سے قاتل محروم ہوگا۔ کیونکہ بہر کیف قصور اور کوتاہی واقع ہوتی ہے لہذا میراث سے محروم کرنا درست ہوگا⁹۔
قتل قائم مقام خطا:

- I. مثلاً ایک شخص سوتے میں کروٹ لیتے ہوئے دوسرے پر گر گیا اور بوجھ سے وہ ہلاک ہوا۔
- II. کسی عمارت کی چھت پر سے کوئی کسی پر گر گیا اور وہ مر گیا۔
- III. یا کوئی پتھر، اینٹ وغیرہ کسی پر گرا اور وہ مر گیا۔
- IV. سواری نے آدمی کو پچل دیا۔

ان سب صورتوں میں قصاص لازم نہیں ہے، دیت اور کفارہ واجب ہوگا۔ اور آخری تین صورتوں میں میراث سے محروم کیا جائے گا¹⁰۔
قتل باسبب:

یعنی قتل کسی سبب کے پیش آ جانے کی وجہ سے ہو۔

- (1) کسی شخص نے کسی دوسرے آدمی کی ملک میں کوئی گڑھا کھودا جس میں گر کر وہ ہلاک ہو گیا۔
 - (2) یا کسی کی زمین / راستے میں کوئی بھاری پتھر ڈال دیا اور کسی کو اس سے ٹھوکر لگی اور وہ مر گیا۔
- حکم:

I. مددگار برادری پر دیت لازم ہوگی۔ کیونکہ اس شخص نے ہلاکت کا سبب پیدا کیا اور حال یہ کہ اپنے اس فعل پر تجاوز اور زیادتی کرنے والا ہے۔

II. اس صورت میں کفارہ نہیں ہے اور نہ ہی میراث سے محرومی۔

قانون قصاص و دیت:

قرآن کریم نے انسانی جان اور انسانی زندگی کی تحفظ کو یقینی بنایا ہے۔ اور ایک انسان کی جان کی تحفظ کو پوری دنیا کے تحفظ سے تعبیر کیا ہے، اور ایک انسان کی قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآن نے قتل ناحق کے اخروی عواقب سے بھی

مسلمانوں کو خبردار کیا ہے کہ اس کی سزا دائی جہنم ہے۔ (ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنه وأعد له عذابا عظیما¹¹) "اور جو کوئی دانستہ کسی مومن کو قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اللہ کے غصے کا حقدار ہوگا اور لعنت کا مستحق اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کرے گا۔"

تیسرے مرحلے پر قرآن نے تحفظ حیات انسانی کے لئے قصاص و دیت کا قانون وضع کیا ہے۔ جیسا کہ فرمان الہی ہے: و لکم فی القصاص حیوة یا اولی الابواب¹²۔ اور تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے اے عقل والوں۔

قصاص کے لغوی معنی:

لفظ قصاص قص (ق-ص-ص) سے مشتق ہے۔ جس کے معنی کاٹنے کے ہیں جیسے "قص الشعر" لفظ قصاص تتبع کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ "قص آثارہم" یعنی تم ان کے آثار (نشانات) کا تتبع کرو۔ چونکہ قانون میں جرم و سزا کے مابین مماثلت کا تتبع کیا جاتا ہے۔ اس لئے قصاص کہلاتا ہے۔ اور دیت لغت میں اس چیز کو کہا جاتا ہے جو ادا کی جائے¹³۔ سورۃ البقرۃ 178، 194 اور سورۃ المائدہ 45 میں قصاص کا حکم ہے۔ اور سنن ابن ماجہ کتاب الدیات میں بھی اس کا ذکر آیا ہے۔ (من قتل عمدا فهو قود) اور (من قتل له قتل فهو یخیر النظیرین ام ان یقتل و اما ان یدفی)

فقہ اسلامی کی روشنی میں قصاص و دیت کی تعریف:

- (1) قتل، بدنی نقصان یا جسمانی ایذا رسانی سے متعلق (جرائم) مقررہ سزائوں کو قصاص کہا جاتا ہے جو کہ افراد کا حق ہے۔
- (2) دیت وہ معاوضہ ہے جو قتل کے جرم کے عوض واجب الادا ہو۔ جسمانی یا دوسری قسم کی ضرر رسانی کے جرائم کے معاوضہ (دیت) کو خصوصی طور پر ارش کہا جاتا ہے¹⁴۔

قانون قصاص و دیت:

قرآن مجید میں بہت واضح حکم موجود ہے۔ یا ایہا الذین امنو کتب علیکم القصاص فی القتلی¹⁵ جان کے بدلے جان کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قصاص فی القتلی کا جملہ عموم پر دلالت کرتا ہے۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 45 سے النفس بالنفس کا جملہ واضح طور پر جان کے بدلے جان کے قتل کا حکم ہے۔ اسلام کا یہ حکم ہے کہ عورت، مرد، غلام اور آزاد کی تمیز کئے بغیر ہر صورت میں قصاص قاتل سے لیا جائے گا۔

دیت کے احکامات:

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں خون بہا کے اونٹوں کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی اور اہل کتاب کا خون اس زمانے میں مسلمانوں کے خون بہا کے نصف تھا۔ جب عمر خلیفہ ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ اونٹ کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے سونا رکھنے والوں پر خون بہا ایک ہزار دینار مقرر کیا۔ اور دولت مند چاندی رکھنے والوں پر بارہ ہزار درہم اور

دولت مند گائے رکھنے والوں پر دو سو گائیں اور دولت مند بکریاں رکھنے والوں پر دو ہزار بکریاں اور دولت مند کپڑے رکھنے والوں پر دو سو جوڑے کپڑے، اور ذمی لوگوں کا خون بہا وہی رکھا جو پہلے تھا¹⁶۔ قتل خطا کی دیت عبد اللہ بن عمر کی روایت سے سوانٹ معلوم ہوتے ہیں جس میں چالیس اونٹیاں حاملہ ہوں¹⁷۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص کی روایت کے مطابق یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت سے آدھی ہے¹⁸۔

ہاتھ کی دیت:

حضرت یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں جنگ تبوک میں حضور ﷺ کے ساتھ جنگ کرنے گیا میرے ساتھ میرا نوکر تھا، وہ ایک آدمی سے لڑ پڑا۔ اور دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ ان میں سے ایک نے جب اپنا ہاتھ دوسرے کے منہ سے نکالا تو اس کے دانت گر پڑے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس گیا تاکہ اس سے معاوضہ دلوائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ کو تیرے منہ میں چھوڑ دیتا تاکہ تو اس کو اونٹ کی طرح چبا ڈالتا¹⁹۔

آنکھ کی دیت:

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اگر کوئی تیرے گھر میں جھانکے اور تم سے اجازت نہ مانگے اور تو نے اسے پتھر سے زخمی کر دیا تو تجھ پر کوئی حرج نہیں²⁰۔

پاؤں کی دیت:

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے۔ ہر ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہے²¹۔

دانتوں اور انگلیوں کی دیت:

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ساری انگلیاں (خون بہا میں) برابر ہیں۔ یعنی انگلیاں اور دانت برابر ہیں۔ چھوٹی انگلیاں اور انگوٹھا برابر ہیں²²۔

جنین (اسقاط حمل) کی دیت:

رسول اللہ ﷺ نے جنین کے اسقاط کی صورت میں بھی دیت (جرمانہ) مقرر کیا ہے۔

حدثنا وهب بن بيان، وابن السرح، قالوا: حدثنا ابن وهب، أخبرني يونس، عن ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب، وأبي سلمة، عن أبي هريرة، قال: اقتصلت امرأتان من هذيل فرمت إحداهما الأخرى بحجر فقتلتها، فاختصموا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم دية جنينها غرة عبد أو وليدة، وقضى بدية المرأة على عاقلتها، وورثها ولدها ومن معهم، فقال حمل بن مالك بن النابغة الهذلي يا رسول الله، كيف أغرم دية من لا شرب ولا أكل، لا نطق، ولا

استہل، فمثل ذلك يطل؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إنما هذا من إخوان الكهان» من أجل سبجہ الذی سبجہ²³۔

کدال وغیرہ یا اونچی جگہ سے گرانے اور کسی درندے کے آگے ڈالنے والے قاتل کا حکم:

کدال یا بیلچہ کالو ہالگنے کے سبب ہلاکت کے بدلے قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔ اور اگر کدال یا بیلچہ پشت کی جانب سے لگنے پر ہلاک ہونے کی صورت میں قصاص اس وقت لازم ہوگا جب کہ اس ضرب نے زخمی کر دیا ہو۔ اگر کدال یا بیلچہ کی لکڑی مار کر ہلاک کیا تو قاتل پر دیت لازم ہوگی²⁴۔ پہاڑ، چھت یا دیوار سے گرانے پر ہلاک کرنے کی صورت میں قاتل سے قصاص لیا جائے گا اور یہ قتل عمد ہے۔ آگ میں دھکا دے کر جل کر مارنے والے پر قصاص لازم ہے اور یہ قتل عمد ہے۔ پانی میں ڈبو کر مارنے والے پر قصاص لازم ہوگا اور یہ قتل عمد ہوگا²⁵۔ کسی درندے کے آگے ڈال کر مرنے والے کے قاتل پر قصاص لازم ہوگا نہ کہ دیت۔ لیکن اس کو مارا جائے اور سزا دی جائے یہاں تک کہ وہ توبہ کر لے۔ ابو یوسف کے نزدیک جیل میں ڈال دیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ فقہ حنبلی کے مطابق قصاص واجب ہوگا (اور اسے قتل کیا جائے گا)²⁶۔

زہر کی وجہ سے مارنے والے کا حکم:

حنبل مسلک کی رو سے زہر کھلانے والے کو قتل کیا جائے۔

اگر کسی شخص نے کسی کو زخمی کر دیا، قصد واردہ سے، پھر مجروح شخص برابر صاحب فراش رہا، زخموں سے صحت یاب نہ ہوا، یہاں تک کہ مر گیا، تو زخمی کرنے والے شخص پر قصاص واجب ہوگا²⁷۔

دھوکہ دے کر مارنے والے کا حکم:

دھوکہ دے کر قتل کرنے والے کو چاروں ائمہ کے نزدیک قتل کیا جائے گا۔ اگر کسی شخص نے مسلمان (یا مسلمانوں) پر تلوار کھینچی (ہتھیار اٹھایا) خواہ دن میں ہو یا رات میں، شہر میں ہو یا جنگل میں تو مسلمانوں پر ضروری ہوگا کہ اس کو قتل کر دیں، نبی ﷺ کا فرمان ہے: جس نے کسی مسلمان پر تلوار کھینچی، اس نے اپنا خون باطل کر دیا، (یعنی اپنی عصمت و حفاظت کو ختم کر ڈالا)²⁸۔

حکم کی ادائیگی کی بنا پر قاتل کی سزا:

شافعی، مالک اور ابن حنبل کی رائے یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی کو مجبور کرنے پر یا، یا حکم دینے پر کسی کو قتل کیا تو قتل کرنے والے پر قصاص لازم ہوگا، اور حکم دینے والے کو سزا دی جائے گی۔ ایک گروہ جب ایک شخص کو قتل کرے تو اس ایک شخص کے قصاص میں پورے گروہ (جماعت) کو قتل کیا جائے گا۔ تمام ائمہ مجتہدین کا یہی مسلک ہے۔ اس پر تمام صحابہ کا اجماع ہے۔ دو آدمی مل کر ایک شخص کو قتل کریں۔ ایک ڈنڈے سے مارے اور دوسرا دھار دار ہتھیار سے۔ تو قصاص واجب نہ ہوگا، آدمی دیت واجب ہوگی۔ ہتھیار والے کی دیت اس کے مال سے اور ڈنڈے والے کی دیت اس کی مددگار برادری پر واجب ہوگی²⁹۔ دو آدمی مل کر ایک شخص کو قتل کریں، ایک قتل عمد کرے اور

دوسرا قتل خطاء۔ تو دونوں میں کسی پر قصاص واجب نہیں ہوگا۔ عمد والے کے مال میں نصف دیت واجب ہوگی اور قتل خطاء والے کی برادری پر اور اس کے مال میں سے کفارہ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

ایک کافر جب دوسرے کافر کو قتل کرنے کے بعد مسلمان ہو جائے تو قصاص ہوگا۔ جب سزا واجب ہوئی تو اس امر کا اعتبار نہ ہوگا کہ اس کے اجراء کے وقت صورت حال کیا تھی۔

فقہ اسلامی کی روشنی میں قانون قصاص و دیت:

(الحر بالحر و العبد بالعبد³⁰) "آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام"

حنفی فقہاء کے نزدیک ہر اس شخص کو قتل کرنے سے قصاص واجب ہوتا ہے جس کا خون ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہو۔ جب کہ اس کو قصد و ارادہ سے مارا گیا ہو۔ (مسلمان شخص اور وہ غیر مسلم جس کو اسلامی حکومت نے مستقل طور پر امن (پناہ) دی ہو³¹۔ آزاد شخص کے بدلے میں آزاد شخص کو قتل کیا جائے گا۔ نیز غلام کے قصاص میں بھی آزاد شخص کو قتل کیا جائے گا³²۔ امام شافعیؒ کے نزدیک آزاد شخص کو غلام کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ غیر مسلم ذمی کے قصاص میں مسلمان کو قتل کیا جائے گا۔ مالک، شافعی اور ابن حنبل رحمہم اللہ کے نزدیک مسلمانوں کو غیر مسلم ذمی کے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا³³۔ اگر مستامن نے دوسرے مستامن کو قتل کر دیا تو اس کے قصاص میں اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ مستامن وہ شخص ہے جو عارضی طور پر امن حاصل کر کے دارالاسلام میں مقیم ہو، خواہ تجارت کی غرض سے ہو یا کسی اور غرض سے³⁴۔

نو شخصوں کو نو شخصوں کے عوض قتل کیا جائے گا۔

1. آزاد مرد کو غلام کے قصاص میں۔
2. غلام مرد کو آزاد مرد کے قصاص میں۔
3. آزاد کو آزاد کے بدلے میں اور غلام کو غلام کے بدلے میں۔
4. مسلمان کو ذمی کے قصاص میں۔
5. مرد کو عورت کے قصاص میں۔
6. بھائی کو بھائی اور بہن کو بہن کے قصاص میں۔
7. بیٹا کو ناپینا کے قصاص میں۔
8. صحت مند کو بیمار کے بدلے میں³⁵۔

قصاص لینے کی ممانعت:

نو شخصوں کو نو شخصوں کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

1. باپ کو بیٹے کے قصاص میں۔
 2. دادا کو پوتے کے قصاص میں (نانا اور نواسے کا بھی یہی حکم ہے)۔
 3. ماں کو اس کے اپنے بیٹے کے نقصان میں۔
 4. دادی کو پوتی کے قصاص میں (نانی اور نواسی بھی)۔
 5. مالک کو اس کے غلام کے قصاص میں۔
 6. مالک کو اس کے غلام (مکاتب) کے قصاص میں۔
 7. مالک کو کسی غلام کے بدلے میں، وہ جس کے بعض حصے کا مالک ہے۔
 8. کسی آزاد مرد کو اس کے بیٹے کے غلام کے قصاص میں۔
 9. کسی مسلمان کو مستامن کے قصاص میں۔
- ہائیل میں قتل انسانی کی ممانعت اور سزائے قتل:
- دین موسوی میں قتل ناحق کی قباحت اور ممانعت اور ایک غیر انسانی فعل ہونے کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام پر ابتدائی دس احکام (احکام عشرہ) میں قتل انسانی کی ممانعت کو فوجداری نصوص میں سر فہرست بیان کیا گیا ہے۔
- I. تو خون نہ کرنا³⁶۔
 - II. اگر کوئی کسی آدمی کو ایسا مارے کہ وہ مر جائے تو وہ قطعی جان سے مارا جائے³⁷۔
 - III. اور جو کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں کو مارے وہ قطعی جان سے مارا جائے³⁸۔
 - IV. اور اگر کوئی اپنے غلام یا لونڈی کو لاٹھی سے ایسا مارے کہ وہ اس کے ہاتھ سے مر جائے تو اسے ضرور سزا دی جائے۔ لیکن اگر وہ ایک دودن جیتا رہے تو آقا کو سزا نہ دی جائے اس لئے کہ وہ غلام اس کا مال ہے³⁹۔
 - V. جو آدمی کا خون کرے اس کا خون آدمی سے ہو گا کیونکہ خدا نے آدمی کو اپنی صورت پہ بنایا ہے⁴⁰۔
 - VI. تو اپنے کنگال لوگوں کے مقدمہ میں انصاف کا خون نہ کرنا۔
 - VII. جھوٹے معاملہ سے دور رہنا اور بے گناہوں اور صادقوں کو قتل نہ کرنا⁴¹۔
 - VIII. لعنت اس پر جو بے گناہ کو قتل کرنے کے لئے انعام لے⁴²۔
 - IX. نہ اپنے ہمسایہ کے خون کرنے پر آمادہ ہونا⁴³۔
 - X. لعنت اس پر جو اپنے ہمسایہ کو پوشیدگی میں مارے اور سب لوگ کہیں آمین⁴⁴۔
 - XI. تب رو بن نے یہ سن کر اسے ان کے ہاتھوں سے بچایا اور کہا ہم اس کی جان نہ لیں۔ اور رو بن نے یہ بھی کہا کہ خون نہ بہاؤ

بلکہ اسے اس گڑھے میں ---⁴⁵۔

XII. اور اگر کوئی دیدہ و دانستہ اپنے ہمسایہ پر چڑھ آئے تاکہ اسے ٹکڑے مار ڈالے تو اسے میری قربان گاہ سے جدا کر دینا تاکہ وہ مارا جائے⁴⁶۔

اسقاط الجنین:

اگر لوگ آپس میں مار پیٹ کرے اور کسی حاملہ کو ایسی چوٹ پہنچائیں کہ اسے اسقاط ہو جائے پر اور کوئی نقصان نہ ہو تو اس سے جتنا جرمانہ اس کا شوہر تجویز کرے لیا جائے گا۔ اور جس طرح قاضی فیصلہ کرے جرمانہ بھر دیا جائے۔ (اعضاء کے بدلے اعضاء کے تلف ہونے کا ذکر یوں کیا گیا ہے)۔

لیکن اگر نقصان ہو جائے تو جان کے بدلے جان لے۔ اور آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت، ہاتھ کے بدلے ہاتھ، پاؤں کے بدلے پاؤں، جلانے کے بدلے جلانا، زخم کے بدلے زخم، اور چوٹ کے بدلے چوٹ۔ اور اگر کوئی اپنے غلام یا اپنی لونڈی کی آنکھ پر ایسا مارے کہ وہ پھوٹ جائے تو وہ اس کی آنکھ کے بدلے اس کو آزاد کر دے۔ اور اگر کوئی اپنے غلام یا اپنی لونڈی کا دانت مار کر توڑ ڈالے تو وہ اس کے دانت کے بدلے اس کو آزاد کر دے⁴⁷۔

قتل شبہ عمد کی دیت: اگر بیل کسی مرد یا عورت کو ایسا سینگ مارے کہ وہ مر جائے تو وہ بیل ضرور سنگسار کیا جائے اور اس کا گوشت کھایا نہ جائے۔ لیکن بیل کا مالک بے گناہ ٹھہرے۔ پھر اگر اس بیل کی پہلے سے سینگ مارنے کی عادت تھی اور اس کے مالک کو بتا بھی دیا گیا تھا تو بھی اس نے باندھ کر نہیں رکھا اور اس نے کسی مرد یا عورت کو مار دیا تو بیل سنگسار کیا جائے اور اس کا مالک بھی مارا جائے اور اگر اس سے خون بہا مانگا جائے تو اسے اپنی جان کے فدیہ میں جتنا اس کے لئے ٹھہرایا جائے اتنا ہی دینا پڑے گا۔ خواہ اس نے کسی کے بیٹے کو مارا ہو یا بیٹی کو اس کے حکم کے موافق اس کے ساتھ عمل کیا جائے۔ اگر بیل کسی کے غلام یا لونڈی کو سینگ سے مارے اور مالک اس غلام یا لونڈی کو تیس مثقال روپے دے اور بیل سنگسار کیا جائے⁴⁸۔ اور جو کوئی کسی آدمی کو مار ڈالے تو وہ ضرور جان سے مارا جائے۔ اور جو کوئی کسی آدمی کو مار ڈالے تو اس کا معاوضہ جان کے بدلے جان دے۔ الغرض جو کوئی کسی چوپائے کو مار ڈالے وہ اس کا معاوضہ دے پر انسان کا قاتل جان سے مارا جائے⁴⁹۔

قتل خطاء: اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ بنی اسرائیل سے کہہ دے کہ جب تم یردن کو عبور کر کے ملک کنعان میں پہنچ جاؤ تو تم کسی ایسے شہر مقرر کرنا جو تمہارے لئے پناہ کے شہر ہوتا کہ وہ خونی جس سے سہوا خون ہو جائے وہاں بھاگ جاسکے⁵⁰۔

قتل کے بدلے قتل: قتل کے بدلے قتل کے بارے میں کہا گیا ہے: لوہے کے ہتھیار، پتھر، چوبی آلہ، عداوت سے دھکیل کر، ہاتھ سے مارنے سے قتل کر دے تو اسے مار ڈالنا ہے⁵¹۔

گواہوں کی شہادت: قاتل گواہوں کی شہادت پر قتل کیا جائے گا، پر ایک گواہ کی شہادت سے کسی کو نہ مارا جائے⁵²۔

واجب القتل سے دیت لینا: اور تم اس قاتل سے جو واجب القتل ہو دیت نہ لینا وہ ضرور ہی مارا جائے⁵³۔ اور جس ملک میں خون بہایا جائے اس

کے لئے سوا قتل کے خون کے اور کسی چیز کا کفارہ نہیں لیا جاسکتا⁵⁴۔

قتل خطاء: اور اگر بغیر عداوت کے ناگہانی سے کسی کو مار ڈالے تو جماعت ایسے قاتل اور خون کے انتقام لینے والے کے درمیان انہی احکام کے موافق فیصلہ کرے۔ اور جماعت اسے پناہ کے شہر میں جہاں وہ بھاگ گیا تھا واپس پہنچوا دے۔ قتل خطاء کے بارے میں کتاب استثناء میں کہا گیا ہے کہ اپنے ہمسایہ کو نادانستہ طور پر اور بغیر قدیہ عداوت رکھے ہوئے مار ڈالا جائے تو وہ پناہ کے شہر میں بھاگ جائے۔ اور شہر میں جاتے ہوئے خون کا انتقام لینے والا اس کو قتل نہ کرے کیونکہ وہ واجب القتل نہیں⁵⁵۔

سزائے قتل (قصاص): اگر کوئی شخص اپنے ہمسایہ سے عداوت رکھتے ہوئے اس کو مار ڈالے تو اس کو قتل کیا جائے بغیر ترس کھاتے ہوئے⁵⁶۔ جس کا قاتل معلوم نہ ہو: مقتول کی لاش جہاں پڑی ہوئی ہے اس سے ارد گرد شہروں کے فاصلے کو ناپیں اور جب سب سے نزدیک شہر ہو اس کے بزرگ ایک بھپیا لیں جس پر کبھی کوئی کام نہ کیا گیا ہو اور بچتے پانی کی وادی میں جس میں نہ ہل چلا ہو اور نہ اس میں کچھ بویا گیا ہو اور اس وادی میں میں بچھیا کی گردن توڑ دیں۔ پھر اس شہر کے بزرگ بھپیا کے اوپر اپنے ہاتھ دھوئیں اور کہیں کہ ہمارے ہاتھ سے یہ خون نہیں ہوا اور یوں تو بے گناہ کے خون کی جواب دہی اپنے اوپر سے دور و دفع کرنا⁵⁷۔

قتل قصاص میں قاتل ہی سے قصاص لیا جائے: بیٹوں کے بدلے باپ مارے نہ جائیں، نہ باپ کے بدلے بیٹے مارے جائیں۔ ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب سے مارا جائے⁵⁸۔

قتل خطاء میں انتقام نہ لینے کی بارے میں کہا گیا ہے: اور خداوند نے یثوع سے کہا کہ بنی اسرائیل سے کہہ کہ اپنے لئے پناہ کے شہر جن کی بابت میں نے موسیٰ کی معرفت تم کو حکم کیا مقرر کرو تا کہ وہ خون نادانستہ مارا وہاں بھاگ سکے اور انتقام لینے والے کو اسے حوالہ نہ کیا جائے کیونکہ اس نے نادانستہ مارا اور اس کو کوئی عداوت نہ تھی، جب تک فیصلہ کے لئے جماعت کے آگے کھڑا نہ ہو اور ان دنوں کا سردار کا بن مرنے جائے تب تک اسی شہر میں رہے۔ اس کے بعد اپنے شہر لوٹے⁵⁹۔

عہد نامہ جدید میں سزائے قتل: تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ شریک کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دہنے گال ہر طمانچہ مارے دوسرا بھی اسی کی طرف پھیر دے⁶⁰۔

نتائج

اس بحث سے معلوم ہوا کہ جس طرح قرآن نے قتل انسانی کو ایک ممنوع فعل قرار دیا ہے اسی طرح بائبل میں بھی قتل انسانی کی ممانعت ہے۔ لیکن جس طرح قتل کے تمام اقسام کے بارے میں اسلام کی تعلیمات واضح اور انصاف پر مبنی ہے۔ اسی طرح بائبل میں کوئی خاص لحاظ منظور نظر نہیں۔ مثلاً اسلام میں قتل خطاء، شبہ عمدہ وغیرہ کی صورت میں دیت اور میراث سے محرومی ہے، اور بائبل میں قتل خطاء کی صورت میں بھاگ جانے کا حکم ہے، جب کہ عہد نامہ جدید میں "انتقام نہ لینے کا حکم" موجود ہے۔ اسی طرح بائبل میں ذکر ہے کہ بیل کو بھی سنگسار کیا جائے گا۔ اگر اس کی ٹکڑ سے کسی کی موت واقع ہو جائے۔ جب کہ اس کے بالمقابل قرآن کریم کے تمام احکامات جہاں مصالح پر مبنی وہیں عقل

کی کسوٹی پر پورا اترتے ہیں۔

مصادر و مراجع

1. القرآن
2. ابن منظور، لسان العرب، دار صادر بیروت، ط2، 1414م
3. البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرہ، الجامع الصحیح، القاہرہ: دار الشعب، 1987
4. الترمذی، محمد بن عیسیٰ ابو عیسیٰ السلمی، الجامع الصحیح سنن الترمذی، دار احیاء التراث العربی، بیروت
5. الحنفی، محمد علاء الدین بن علی، الدر المختار شرح تنویر الابصار فی فقہ مذهب الامام ابی حنیفہ، بیروت: دار الفکر، 1386
6. سنن ابوداؤد السجستانی، ابوداؤد سلیمان بن الأشعث، بیروت، دار الکتب العربی
7. سنن النسائی، احمد بن شعیب النسائی، دار السلام، ریاض
8. فتاویٰ عالمگیری، اورنگ زیب عالمگیر اور دیگر
9. الکاسانی، علاء الدین، ابوبکر بن مسعود، بدائع الصنائع، دار الکتب العلمیہ، 2003
10. کتاب مقدس: پاکستان بائبل سوسائٹی، انارکلی، لاہور، 2011
11. المرغینانی، علی بن ابی بکر: (م-593ھ/1196ء): الہدایہ، دار احیاء التراث العربی بیروت
12. المغنی، ابو محمد عبد اللہ بن قدامۃ الحنبلی، عبد اللہ بن عبد الفتاح محمد الحلو، دار عالم الکتب، ریاض، 1997

References

- 1 تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو سورۃ الاسراء 31-33 الفرقان 68 البقرہ 179، 178 المائدہ 32-25 النساء 93-29
Al-israa:31-33, Alfurqan:68, Al-Baqarah:178,179,Al-Maaeda:25-32, Al-Nisaa:29,93
- 2 کتاب الاختیار لتعلیل المختار لعبد اللہ بن محمود بن مودود، کتاب الجنایات
Kitab-al-Ikjtayr le taaleel-Al- Mukhtar li Abdullah bin Mahmood bin Mowdood, Kitab -Al- Jinyaat
- 3 الہدایہ: المرغینانی، علی بن ابی بکر: (م-593ھ/1196ء): دار احیاء التراث العربی بیروت
Al-Hidaayah: Al-Margeheenaani, Ali Bin Abi Bakar(1196) Daar Ahyaa Al-Turaas Al-Arabi, bairoot
- 4 النساء 93-93 Al-Nisaa:93
- 5 البقرہ 178
- AL-Baqarah:178
- 6 الہدایہ
- Al-Hidayah
- 7 الہدایہ، ج4، ص460
- Al-Hidayah, V.4, p. 460
- 8 النساء 92
- Al-Nisaa

- 9 الہدایہ
- Al-Hidayah
- 10 الہدایہ، فتاویٰ عالمگیری
- Al-Hidayah, fatawa Aalamgeeri
- 11 النساء 93
- Al-Nisa
- 12 البقرہ، 179
- Al-Baqarah
- 13 لسان العرب بزیل مادة ابن منظور، دار صادر بیروت، ط 2، 1414م
- Lisaan- Al-Arab Ibn Manzoor, Daar Sadir Bairoot, 1414
- 14 الہدایہ والصنائع: امام علاء الدین ابابکر بن مسعود، ص 414
- Al-Badaae wa Al-Sanaae: Imaam Alaau deen aba bakr bin Masood, Page 414
- 15 البقرہ، 178
- Al-Baqarah
- 16 ابوداؤد، کتاب الدیات، باب الدیۃ کم ہی؟، ج 4، ص 184، حدیث نمبر 4542
- Abu Daawood, Kitaab Ad-Diyaat, Kam Hea, Jild 4, hadith 4542
- 17 ابوداؤد کتاب الدیات، باب فی دية الخطاء شبه العمد، ج 4، ص 185، حدیث نمبر 4547
- Abu Daawood, Kitaab Ad-Diyaat, Baab fi Diyat- Al- Khataa Shibh –al-Amad, jild 4, hadith 4547
- 18 ابوداؤد کتاب الدیات، باب فی دية الذمی، ج 4، ص 194، حدیث نمبر 4583
- Abu Daawood, Kitaab Ad-Diyaat, Baab fi Diyat- Al-imi, jild 4, hadith 4542
- 19 بخاری، کتاب الدیات باب 23 اذا عضر رجلا فوقع ثنایہ، ج 9، ص 8، حدیث نمبر 6892
- Bukhari Kitab-Al-Diyat, Bab 23 iza aza rajulan fa waqaat sanaayahu, jild 9, Hidth 6892
- 20 ابوداؤد، کتاب الدیات، باب دیات الاعضاء، ج 4، ص 187، حدیث نمبر 4556
- Abu Daawood, Kitaab Ad-Diyaat, Baab diyat- Al-Azaa, jild 4, Hadith 4556
- 21 بخاری، کتاب الدیات، باب دية الاصلح، ج 9، ص 8، حدیث نمبر 6895
- Bukhari Kitab-Al-Diyat, Bab Deyat- Al- Asaabe, jild 9, Hadith 6895
- 22 سنن النسائی، کتاب القسامۃ، باب عتقل الاصلح، ج 8، ص 56، حدیث نمبر 4847
- Sunan- Al- Nasaayi, kitab – Al-Qasaama, jild 8, Hadith 4847
- 23 ابوداؤد، کتاب الدیات
- Abu Daawood, Kitaab Ad-Diyaat
- 24 الہدایہ، کتاب الجنایات
- Abu Daawood, Kitaab Al-Jinaiyaat
- 25 المغنی، ابن قدامہ، کتاب الجراح، ص 445
- Al-Mughni, Ibn Qudaama, Kitab-Al-Jarah
- 26 فتاویٰ عالمگیری

Fatawa Aalamgeeri	27
Al-Mughni,Ibn Qudaama, Kitab-Al-Jarah	450
Al-Mughni,Ibn Qudaama, Kitab-Al-Jarah	455
Fatawa Aalamgeeri	29
AL-BAqarah	30
Abu Daawood, Kitaab Al-Jinaiyaat	31
Abu Daawood, Kitaab Al-Jinaiyaat	32
Al-Mughni,Ibn Qudaama, Kitab-Al-Jarah	33
Al-Mughni,Ibn Qudaama, Kitab-Al-Jarah	34
Al-Mughni,Ibn Qudaama, Kitab-Al-Jarah	35
Al-Hidayah	36
Khurooj baab 20,fiqra 13,Istisnaa baab 5, fiqra 17	37
Khurooj baab 20,fiqra 12	38
Khurooj baab 20,fiqra 15	39
Khurooj baab 20,fiqra 20	40
Paidaayesh baab 09,fiqra 06	41
Khurooj baab 23,fiqra 06,07	42
Istisnaa, baab 28,fiqra 25	43
Ahbaar baab 19,fiqra 16	

Istisnaa, baab 28,fiqra 24	44 استثناء، باب 28، فقرہ نمبر 24
Paidaayesh baab 37,fiqra 21,22	45 پیدائش باب 37، فقرہ نمبر 21، 22
Khurooj baab 21,fiqra 14	46 خروج باب 21، فقرہ نمبر 14
Khurooj baab 21,fiqra 18,19	47 خروج باب 21، فقرہ نمبر 18، 19
Khurooj baab 21,fiqra 28-32	48 خروج باب 21، فقرہ نمبر 28-32
Ahbaar baab 24,fiqra 17,18	49 اجبار، باب 24، فقرہ نمبر
Ginti baab 35,fiqra 09,10	50 گنتی، باب 35، فقرہ نمبر 9، 10
Ginti baab 35,fiqra 16	51 گنتی باب 35، فقرہ نمبر 16
Ginti baab 35,fiqra 30	52 گنتی باب 35، فقرہ نمبر 30
Ginti baab 35,fiqra 31	53 گنتی باب 35، فقرہ نمبر 31
Ginti baab 35,fiqra 35	54 گنتی باب 35، فقرہ نمبر 35
baab 19,fiqra 01-08	55 باب 19، فقرہ نمبر 1-8
fiqra 11-13	56 فقرہ نمبر 11-13، -
Istisnaa, baab 21,fiqra 1	57 استثناء، باب 21، فقرہ نمبر 1
Istisnaa, baab 24,fiqra 16	58 استثناء، باب 24، فقرہ نمبر 16
Yashoo, baab 20,fiqra 01-06	59 یشوع، باب 20، فقرہ نمبر 1-6
Mati, baab 05,fiqra 24-38	60 متی، باب 5، فقرہ نمبر 24-38